

## 192289 - کیا عید کی قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والی خاتون ہیئر ڈرائیر سے بال سیدھے کر سکتی ہے؟

### سوال

سوال: کیا عید کی قربانی کرنے والی خاتون ہیئر ڈرائیر سے بال سیدھے کر سکتی ہے؟ کیونکہ ہیئر ڈرائیر استعمال کرنے سے لازمی طور پر بال گریں گے۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جو کوئی بھی عید کی قربانی کرنا چاہتا ہے، وہ ذو الحجہ کی ابتدا سے لیکر قربانی کر لینے تک اپنے بالوں، ناخن، اور نہ ہی اپنے جلد سے کوئی چیز کاٹے؛ کیونکہ فرمانِ نبوی ہے: (جب ذو الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے، اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال یا جلد سے کچھ بھی نہ کاٹے) مسلم: (1977)

جبکہ بالوں کو کنگھی کرنے کے بارے میں یہ ہے کہ: نرمی کیساتھ بالوں میں کنگھی کی جاسکتی ہے، عمداً بال توڑنے کے ارادے سے کنگھی نہ کی جائے تو یہ جائز ہے، اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے، اس کے لئے خواتین کو خصوصی طور پر اجازت ہوگی کیونکہ انہیں اپنے بال دھونے اور سیدھے کرنے کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔

اور اگر اس سے مقصود یہ ہو کہ بال کاٹے جائیں، یا ٹوٹ جائیں تو پھر جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ کاٹنے ہی کے حکم میں ہوگا، اور عید کی قربانی کرنے والے کیلئے بال کاٹنا ممنوع ہے، کیونکہ وہ اس عمل سے احرام باندھنے والوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔

اور "الموسوعة الفقهية" (11/179) میں ہے کہ:

"اگر احرام والا شخص کنگھی کرنے کی وجہ سے پُر یقین ہو کہ بال گریں گے، اس صورت میں تمام فقہائے کرام کے ہاں کنگھی کرنے کی حرمت میں کوئی اختلاف نہیں ہے" انتہی

عراقی " طرح التثريب " (5/33) میں کہتے ہیں:

"بالوں کی [مینڈھیوں کو] کھولنا اور کنگھی کرنا دونوں احرام کی حالت میں جائز ہیں، بشرطیکہ اس سے بال نہ اکھڑیں" انتہی

دائمى فتوى كميٲى كے علمائے كرام كا كہنا ہے كہ:

"عيد كى قربانى كا ارادہ كرنے والا شخص ماہ ذو الحجہ كى ابتدا سے ليكر قربانى كرنے تك اپنے بال، ناخن، يا جلد كا كوئى حصہ نہ كاٹے، جبكہ بال توڑے بغير بالوں كو [سنوارنا]سيدها كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے" انتہى

" فتاوى اللجنة الدائمة " (11/428)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گيا:

"ميں عيد كى قربانى كرنا چاہتا ہوں، اور ماہ ذو الحجہ شروع ہونے كے بعد ميں اپنى داڑھى ميں كنگھى كرتا ہوں، اور كنگھى كرتے ہوئے داڑھى كے كچھ بال گر جاتے ہيں، تو كيا ميں داڑھى كے بالوں ميں كنگھى كر سكتا ہوں يا نہيں؟

تو انہوں نے جواب ديا:

"كنگھى كرتے ہوئے غير ارادہً گرنے والے بال معاف ہيں؛ كيونكہ اس طرح سے گرنے والے بال مردہ حالت ميں ہوتے ہيں، يہى حكم احرام والے كے سر، داڑھى وغيرہ سے وضو اور غسل كرتے ہوئے گرنے والے بالوں كا بھى ہے، اس سے بھى معافى مل جائے گى، كيونكہ يہ بال مردہ ہوچكے ہوتے ہيں، چنانچہ عشرہ ذو الحجہ شروع ہونے كے بعد عيد كى قربانى كرنے والے شخص كيلئے بھى يہى حكم ہوگا، بالوں كے كاٹنے كے بارے ميں حرام يہ ہے كہ احرام كى حالت ميں يا عيد كى قربانى كرنے والا شخص جان بوجھ كر بال كاٹے، [يہ حرام ہے] انتہى

" فتاوى إسلامية " (2 / 713)

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے پوچھا گيا:

"عيد كى قربانى كرنے سے پہلے غير حاجى كيلئے ذو الحجہ كے مہينے ميں بالوں كى كنگھى كرنے كا كيا حكم ہے؟

تو انہوں نے جواب ديا:

"جب ماہ ذو الحجہ شروع ہوجائے، اور انسان كا عيد پر قربانى كرنے كا ارادہ بھى ہو تو اسكے لئے اپنے بال، ناخن، يا جلد كا كوئى بھى كاٹنا منع ہے، ليكن اگر كسى خاتون كو بالوں ميں كنگھى كرنے كى ضرورت پيش آجائے، تو سر كے بالوں ميں كنگھى كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے، اس كيلئے نرمى سے كنگھى كرے، اور اگر پھر بھى غير ارادى طور پر كوئى بال گر جائے تو اس پر گناہ نہيں ہوگا؛ كيونكہ اس نے بال گرانے كيلئے كنگھى نہيں كى، بلكہ بال سيدهے كرنے كيلئے كنگھى كى ہے، جبكہ بال غير ارادى طور پر گرے ہيں" انتہى

" نور علی الدرب " (9/58)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ:

عید کی قربانی کرنے والے کیلئے گنگھی کرنا حرام نہیں ہے، اور خواتین کو چاہئے کہ آرام سے بالوں میں کنگھی کریں، اور اگر کوئی مردہ بال گر بھی جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح اگر کوئی بال کاٹنے کے قصد کے بغیر ہی کٹ جائے تو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ جان بوجھ کر بالوں کو کاٹنا، یا بالوں میں کنگھی کرنے سے غالب گمان ہو یا یقین ہو کہ غیر مردہ بال بھی گریں گے ایسی صورت میں بالوں میں کنگھی مت کرے۔

چنانچہ ہیئر ڈرائیر اگر بالوں کو سیدھے کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، اور اس سے صرف مردہ بال ہی گرتے ہیں تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور اگر یہ یقین ہو جائے کہ ہیئر ڈرائیر کے استعمال سے بال ضرور ٹوٹے گیں تو پھر اسے استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (83381) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم .